## برصغیر پاک و ہند میں

# قدامت اہلحدیث کا ایک نادر الوجود تذکرہ

از: کرامت اللہ خاں پسروری (منگلا کالونی ضلع جہلم)

ایک مرتبہ راقم الحروف کو کچھ الفاظ کا معنی و مفہوم دیکھنے کیلئے فارسی لغت دیکھنے کی ضرورت پڑی۔ ورق گردانی کر رہا تھا کہ ایک لفظ "رتن" کے ذیل لفظ اہلحدیث پر نظر پڑی۔ جس پر میں فوراً متوجہ ہوا۔ یہ فارسی لغت بنام "منتخب اللغات" اول اول بادشاہ دہلی شاہجہان مرحوم کے عہد مبارک میں شائع ہوئی۔ جس کے مصنف و مرتب اس وقت کے فاضل اجل مولینا عبد الرشید الحسینی المدنی تھے۔ اس کا نسخہ طبع ثانی (بار دوم) بھی ۱۳۰۸ھ کا مطبع احمدی کانپور (ہندوستان) سے شائع ہوا تھا۔ یعنی آج سے ایک سو گیارہ سال پیشتر طبع ہوا تھا۔ یہی نسخہ میرے پاس ہے۔ جس کے صفحات ۲۶۳، ۲۶۴ پر موجود عبارت من و عن درج ذیل ہے۔

"رتن" بالفتح آنکہ پر تحمیر۔ و بتحتین نام مردی از اہل ہند کہ بعد شش صد سال ظاہر شد و دعوائے صحبت حضرت پیغامبر نمود واحادیث روایت نمود و اہل حدیث او را اسلم و مقبول ندانستند و شیخ علاء الدولہ سمنانی و جمعی دیگر او را قبول کردند و گویند شانہ، حضرت پیغامبر علیہ السلام داشت و او را ابو الرضا بابا رتن ہندی گویند۔

یعنی (مفہوم یہ ہے) کہ ہندوستان (اب پاک و ہند) میں ایک شخص ظاہر ہوا۔ حضور ﷺ کے چھ سو سال بعد۔ جس نے دعوی کیا کہ میں حضور ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں اور حدیثیں بھی روایت کیں۔ مگر اس کے اس دعوی کو اہل حدیث (جماعت) نے نہ تسلیم کیا نہ قبول کیا۔ جب کہ شیخ علاء الدولہ سمنانی اور دیگر تمام (علماء) نے اس کے دعوے کو قبول کر لیا اور کہنے لگے کہ یہ شانِ پیغامبر رکھتا ہے۔ اور اس کو ابو الرضا بابا رتن ہندی کہنے لگے۔

مذکورہ بالا حوالہ سے یہ بات بالکل قطعی طور پر ثابت ہو گئی کہ جماعت اہل حدیث کا وجود اس برصغیر پاک و ہند میں آج سے آٹھ سو سال پہلے بھی قدیماً موجود تھا کیونکہ اب ۱۴۱۹ھ ہے۔ اور یقیناً اس سے پہلے بھی اس جماعت کا وجود ہو گا۔

یہ کتاب لغت اس علمی دور میں مرتب ہوئی۔ جب کہ واقعات نویسی میں دیانت و ثقاہت کا تصور اور خوف و خشیت الٰہی ذہنوں میں موجود رہتی تھی۔ نہ تعصب نہ ہٹ دھرمی۔ اختلاف کی وجوہات بھی نیک نیتی پر مبنی تھیں۔ بابا رتن ہندی کا دعوی غلط تھا یا صحیح، ہمارا مقصد اس ٹھوس علمی حوالے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ جماعت اہل حدیث کا وجود اس زمانہ میں بھی نمایاں طور پر موجود ہو گا۔ اسی لئے ایک صاحب لغت نے بھی اہل حدیثوں کے انکار کو اہمیت دی۔ اگر بابا رتن ہندی کے دعوی سے انکار چند افراد کا انکار ہوتا تو اسے قطعی طور پر در خور اعتناء نہ سمجھا جاتا۔ جب اس جماعت کا وجود آج سے آٹھ سو سال پہلے موجود ہونا ثابت ہو گیا۔ تو ظاہر ہے کہ اس سے بہت

پہلے اہل حدیث موجود ہونگے۔ ہندوستان میں اولین آنے والے مجاہدین اور عامتہ المسلمین خالص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرز فکر و عمل رکھتے تھے۔ سب کے ذہنوں میں قرآن و حدیث سے تمسک اور اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کا جذبہ کار فرما تھا۔ کسی اور طرف رجوع کرنا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ نہ کوئی رواج تھا نہ تقلیدی روش ابھی رائج ہوئی تھی۔ قرآن و حدیث سے استنباط اور غور و فکر اور اعراض و گریز تو قاضی ابو یوسفؒ کے قاضی القضاۃ مقرر ہونے کے بعد کی روش ہے۔ جب قاضی صاحب نے ہر مسئلہ کا حل اس میں تلاش کیا کہ ہمارے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یوں ہے اور یوں کہا ہے۔ اس طرح قال رسول اللہ ﷺ کے بجائے قال ابو حنیفۃؒ کی روش پروان چڑھنے لگی۔ جو آہستہ آہستہ تقلید شخصی کی شکل اختیار کر گئی۔ اس سے پہلے تمام تر مسلمان تقلید سے ناآشنا یعنی غیر مقلد تھے۔ یعنی صرف قرآن و حدیث سے واسطہ و تعلق اور تمسک و عمل تھا۔ اور یہی عقیدہ و روش اہلحدیث کی ہے۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلوانا اس وقت شروع کیا جب طوفان تقلید بزور حکومت قاضی ابو یوسفؒ کے ذریعہ شروع ہوا۔ اور چونکہ عامتہ المسلمین نے یہ مرض تقلید سخت ناپسند کی اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو تقلید کی اندھی غار میں مبتلا ہونے کی بجائے صرف کتاب و سنت پر عقیدہ و عمل کا اظہار کرنے کیلئے اہلحدیث کہلانا شروع کیا۔ ورنہ اس فتنہ تقلید سے پہلے لوگ صرف مسلمان تھے۔ گو عقیدہ و عمل یہی اہلحدیث والا ہی تھا۔ جو اب اہلحدیث کا ہے۔ یہ تو مقلدین نے خصوصاً حنفیہ نے جب تقلید کا ڈھول پیٹا تو اس وقت کے مسلمانوں نے تقلید سے بیزاری کے اظہار کے لئے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلانا پسند کیا کہ ہم فقہ حنفیہ کی بجائے قرآن و سنت پر ہی انحصار دین و ایمان رکھتے ہیں۔ قول و قیاس کی بجائے قرآن و حدیث پر تحقیق اور مدار عمل کافی ہے۔

لہٰذا تقلید ناسدید سے پہلے بھی مسلک اہلحدیث یعنی غیر مقلدین موجود تھے۔ اور اب تک ہر علاقہ میں مشیت الٰہی کے مطابق اتمام حجت کے طور پر موجود ہیں۔ اور فرمان نبوی ﷺ کے مطابق یہ طائفہ منصورہ تا قیامت قلت و کثرت کے علی الرغم موجود رہے گا۔ جس سے نقش صحابہؓ نظر آتا رہے گا۔

افسوس کہ مقلدین مخالفت اہلحدیث میں حد سے گزر جاتے ہیں اور اہلحدیث کی قدامت سے ہی انکار کر دیتے ہیں ہر حال میں خوف الٰہی اور انصاف کو مدنظر رکھنا ہی مسلمان خصوصاً علماء کو زیب دیتا ہے۔ کس قدر زیادتی اور ہٹ دھرمی ہے کہ بعض مخالفین اہلحدیث جب لکھتے ہیں کہ سو سال سے پہلے یا انگریزوں کے دور میں یہ جماعت وجود میں آئی۔ حالانکہ اس حوالہ کے علاوہ بھی اکثر آثار واذکار اس سلسلے میں موجود ہیں۔ جن کا تذکرہ پھر ان شاء اللہ کیا جائے گا۔ فقط والسلام۔

کرامت اللہ خان پسروری

## سید ثناء اللہ شاہ صاحب کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث رانیوال سیداں ضلع گجرات کی معروف شخصیت سید ثناء اللہ شاہ صاحب کے بھتیجے سید افتخار شاہ جو کہ پاک آرمی میں ملازم تھے اور چھٹی پر آئے ہوئے تھے۔ وہ پچھلے دنوں اچانک بجلی کا کرنٹ لگنے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ فضیلۃ الشیخ علامہ محمد مدنی صاحب نے پڑھائی جس میں علاقہ کے تمام مکاتب فکر کے ہزاروں افراد نے نماز جنازہ ادا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔